



سوال

(198) کافر کی موت پر اظہارِ افسوس کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

راجیو گاندھی کے قتل کی خبر سن کر ایک تعلیم یافتہ شخص کے منہ سے بے ساختہ ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ“ نکلا۔ خبر سنانے والے نے اعتراض کیا کسی غیر مسلم کی موت پر یہ قرآنی جملہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ محلے کے خطیب سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیوں کہ قرآن پاک میں جہاں یہ جملہ آیا ہے۔ اس کے سیاق و سباق میں صابروں، اور ہدایت یافتہ لوگوں کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ صبر اور ہدایت یا فحشگی ایک مسلم ہی کا شعار ہو سکتا ہے۔ بہر حال آپ جو اب دیتے وقت صرف منطقی اور قرآنی دلائل ہی نہ دیں بلکہ یہ بھی فرمائیں کہ ہمارے ہادی برحق اور دیگر اسلاف گرامی کی اس سلسلے میں کیا روش تھی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایک کافر، مشرک کی موت پر ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ“، یا افسوس کا اظہار نہیں ہونا چاہیے تھا۔ سبقت لسانی سے خطا ہو گئی ہے۔ تو استغفر اللہ پڑھنا چاہیے۔ محلے کے خطیب صاحب سے سو ہوا ہے۔ قرآن مجید نے فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے تناظر میں بیان فرمایا ہے:

فَمَا بَعَثَ عَلَیْہِمُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا كَانُوا مُنظَرِیْنَ ۚ ۲۹ ... سورة الدخان

”پھر ان پر نہ تو آسمان اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی۔“

پھر مومن کے لیے لائق ہے کہ کافر کی موت پر افسوس کا اظہار کرے۔ ہرگز نہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:

قَالَ أَبُو نَسْبٍ عَلَیْہِ لَعْنَةُ اللّٰہِ لِلّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَبَّأَلَّکَ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَزَلَتْ : تَبَّتْ یَدَا ابْنِ آدَمَ وَتَبَّتْ

”یعنی ابولسب نے اس پر اللہ کی لعنت ہو، نبی ﷺ کو کہا تھا : تَبَّأَلَّکَ سَائِرَ الْیَوْمِ“

اس سے معلوم ہوا کافر کے فہدان پر افسوس کی بجائے اظہار ناراضی ہونا چاہیے۔

دوسری روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے عرض کی آپ کا گمراہ چچا ابوطالب مر گیا۔ فرمایا جا اسے دفن کر دے۔ کوئی نیا کام مت کرنا۔ حتیٰ کہ تو



میرے پاس آئے۔ پس میں گیا۔ اس کو دفن کر کے واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا اور میرے لیے دعا کی۔ (سنن ابی داؤد، باب الرِّجْلِ يَكُوْتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ، رقم: ۳۲۱۳)

اگر کافر کی موت پر اظہارِ افسوس روا ہو تو رسول اللہ ﷺ خواہ ادنیٰ سے ادنیٰ الفاظ میں کرتے۔ یہاں ضرور کرتے کیونکہ البوطاب نے دنیاوی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ البوطاب ہی نے رسول اللہ ﷺ کو کہا تھا۔

فاصدع بامرک ما علیک عرضاً حتی اوسد فی التراب دفینا

یعنی جب تک قبر کی مٹی میرا تکیہ نہیں بن جاتی لوگوں تک اپنا پیغام دل کھول کر پہنچا دیجیے۔

اس وقت کلمہ خیر کے نطق سے رسول اللہ ﷺ کی مکمل خاموشی عدم جواز کی دلیل ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 215

محدث فتویٰ